© rasailojaraid.com

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

نظرات

افسوس ہے پچھلے مہینہ اپریل کی ۲۲ تاریخ کو صوبۂ بہار کے امیرِ شریعت اور پھلواری شریف کی خانقاہِ مجیبیہ کے سجادہ نشین مولانا الحاج السید شاہ محمد محی الدین صاحب نے صبح کے وقت تقریباً آٹھ بجے وفات پائی۔ مولانا علم و عمل، تقویٰ و طہارت اور اخلاق و عادات کے اعتبار سے علمائے سلف کا نمونہ تھے۔ آپ کا روحانی اور اخلاقی فیض و اثر بہت وسیع تھا اور آپ کی ذات لاکھوں مسلمانوں کی عقیدت و ارادت کا مرکز تھی۔ اب جبکہ وقت آ رہا تھا کہ امارتِ شریعت کا ادارہ سیاسی محکومیت کی بندشوں سے آزاد ہو کر اپنے فرائض و واجبات صحیح طور پر انجام دے سکے۔ آپ ایسے بزرگ کا رحلت کر جانا مسلمانوں کے لیے جس قدر بھی افسوس اور رنج والم کا باعث ہو کم ہے بہر حال مشیتِ ایزدی میں کسی کو کیا مجالِ دم زدن ہے۔ اللہ تعالیٰ حضرت مرحوم کو جنت الفردوس میں مقامِ جلیل عطا فرمائے اور بیش از بیش نعمتوں اور نوازشوں سے سرفراز فرمائے۔ آمین ــــ

اسی شمارہ میں مولانا مرحوم کے حالات و سوانح پر ایک مختصر مقالہ بھی شریکِ اشاعت ہے۔

اسی مہینہ کا ایک ادبی حادثہ مرزا فرحت اللہ بیگ دہلوی کی وفات ہے۔ مرزا صاحب مولوی نذیر احمد صاحب دہلوی کے شاگرد تھے لیکن حق یہ ہے زبان کی شگفتگی، اندازِ بیان کی دلکشی اور عبارت کی چستی و حلاوت میں شاگرد استاد سے سبقت لے گیا تھا اب ملک میں جس قسم کے ادیب پیدا ہو رہے ہیں اس کے پیشِ نظر توقع نہیں کہ کوئی آئندہ "دلی کا آخری مشاعرہ" یا "پھول والوں کی سیر" کی پرانی

© rasailojaraid.com